محمد عمر فاروق

ڈروٹ میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں اور مجلس احرار اسلام کے زیرِ اہتمام تحفظ ختمِ نبوت کانفرنس

کافی دن پہلے ہمارے ایک دوست نے یہ افسوس ناک خبر سنائی کہ تلہ گنگ کے موضع ڈروٹ کا ایک رہائشی غلام رسول علوی جو کہ سال ڈیڑھ سال پہلے بد قسمتی سے قادیانی ہوگیا تھا، اب مزید مسلمانوں کے عقائد کو برباد کرنے کے لئے ڈروٹ میں مسلسل محنت کر رہا ہے۔ یہ واقعی افسوسناک واقعہ تھا کہ ایک مسلمان دائرہ اسلام سے نکل کر ارتدادی طبقے کے نرغے میں آ چکا ہے اور اس پر مزید ظلم یہ کہ دیگر اہل ایمان کو بھی جہنم کا ایندھن بنانے کے درپے ہوگیا ہے۔ ڈروٹ اور تلہ گنگ کے دردمند حضرات بار بار مشورہ کے لئے تشریف لاتے رہے۔ دریں اثناء میرا لاہور جانے کا پروگرام بنا، جہاں سات ستمبر کو مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ''یوم ختم نبوت'' منایا جا رہا تھا۔ میں نے مجلس احرار اسلام کے مرکزی قائدین کی خدمت میں ڈروٹ کی تمام صورت حال پیش کی، جس پر یہ طے پایا کہ مجلس احرار کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد مغیرہ صاحب (خطیب مسجد احرار، چناب نگر (ربوہ) ڈروٹ تشریف لائیں گے۔ اور اہل علاقہ کو اسلام اور قادیانیت (یعنی اسلام اور کفر) کے مابین بنیادی اور اصولی اختلافات سے آگاہ فرمائیں گے۔ پھر بعد ازاں مسلسل قائدین احرار وقفے وقفے سے دورے کریں گے۔ ۱۵ ستمبر کو مولانا محمد مغیرہ کی آمد کا پروگرام طے پایا۔ لاہور کی اس تقریب میں محترم حاجی ملک محمد صدیق صاحب بھی شریک تھے اور لاہور سے تلہ گنگ واپسی کا سفر ان کی معیت میں گزرا۔

ڈروٹ میں قادیانیت کے شجر خبیثہ کی کاشت اور پھر اسے جڑ سے اکھاڑ دینے کے عزائم اور ولولے دیکھ کر میں بچپن کی یادوں میں کھو گیا۔ کچھ اسی طرح کی صورت حال ۱۹۶۹ء میں ٹمچنند میں بھی پیش آئی تھی۔ جہاں اپنی بدنصیبی سے چند مسلمان گھرانے محض مالی مفادات کی خاطر قادیانیت کے جہنم کے باسی بن گئے تھے۔ اور دیگر مسلمانوں کو قادیانیت کے فتنے سے بچانے کے لئے مجلس احرار اسلام ہی میدان عمل میں آئی تھی۔ احرار کارکنوں نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزند ثانی حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ کی قیادت میں اس فتنہ ضالہ کی سرکوبی کے لئے جانوں کی بازی لگا دی تھی۔ اٹک، چکوال اور میانوالی کے اضلاع میں حضرت سید عطاء المحسن بخاریؒ نے اکیس ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا اور آخری روز تلہ گنگ میں قادیانیت کے خلاف ایک تاریخی جلوس کی قیادت فرمائی۔ میری عمر اس وقت چند برس کی تھی۔ لیکن مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اپنی والدہ مرحومہ سے مجلس احرار کا سرخ پرچم بنوا کر اس جلوس میں شرکت کا شرف حاصل کیا تھا۔ اور پھر اگلے روز ٹمچنند میں علاقائی قادیانی نواز جاگیرداروں کی شدید مخالفت اور دھمکیوں کے باوجود ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو کہ رات دو بجے تک پورے تزک و احتشام کے ساتھ جاری رہی۔ جاگیرداروں کے خوف اور رعب کا یہ عالم تھا کہ کسی مولوی نے اپنی مسجد میں کانفرنس کرنے کی اجازت نہ دی۔ لیکن تمام تر مخالفتوں اور رکاوٹوں کے باوجود قبرستان کے قریب کھلی جگہ پر یہ تاریخی کانفرنس منعقد ہو کر رہی، ختم نبوت کا بول بالا اور قادیانیت کا منہ کالا ہو کر رہا۔

ڈروٹ کانفرنس کیلئے ابتدائی محرکین میں علاقہ کے نوجوان خصوصاً شامل تھے۔ مگر تلہ گنگ کے ساتھیوں کی بیداری، کانفرنس کے شرکاء کیلئے ٹرانسپورٹ اور طعام کے انتظامات کا بیڑا محترم ملک محمد صدیق صدر احرار تلہ گنگ نے اٹھایا۔ ان کی عقیدہ ختم

نبوت کے ساتھ جان فروشی کی حد تک وابستگی دیکھ کر ان کی عظمت کا سکہ میرے دل پر مزید بیٹھ گیا اور مجھے یاد آیا کہ بالکل اسی طرح انہوں نے جابہ کے مقام پر ''احرار ختم نبوت کانفرنس'' میں دیگر کارکنان احرار کے شانہ بشانہ حصہ لیا تھا۔ اور یہ بھی میرے ذہن میں اچھی طرح نقش ہے کہ جابہ کانفرنس میں محترم ملک صاحب ہی نے مجھے مائیک کے سامنے کھڑا کر کے ختم نبوت کے عنوان سے ایک نظم مجھ سے پڑھوائی تھی۔ جس کے اشعار میرے حافظے میں ابھی تک محفوظ ہیں۔

ختم نبوت زندہ باد — ختم نبوت زندہ باد
جس نے کیا منسوخ جہاد — مرزا کانا کافر ہے
ختم نبوت، زندہ باد — ختم نبوت، زندہ باد
یا باطل کا منہ توڑیں گے — حق منوا کر چھوڑیں گے
ختم نبوت، زندہ باد — عزم ہمارے ہیں فولاد

ماضی کی حسین یادوں کو تازہ کرتے ہوئے ۱۵ ستمبر کو تلہ گنگ کے قافلے کے ہمراہ ختم نبوت کانفرنس دڑوٹ میں پہنچا۔ جہاں مسلمانوں کا جم غفیر دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور میں سوچنے لگا کہ مسلمان کتنا بھی گناہ گار کیوں نہ ہو جائے لیکن اپنے آقا محمد کریم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سردھڑ کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ اور منکرین ختم نبوت کے خلاف میدان عمل میں نکل آنے میں کبھی دیر نہیں کرتا۔ عشاء کی نماز کے بعد کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت مولانا قاری نور محمد خطیب مسجد عائشہ صدیقہؓ تلہ گنگ کے حصے میں آئی۔ ایک نوجوان نے نعت کا نذرانہ پیش کیا۔ سٹیج سیکرٹری محمد آصف (البدر مجاہدین) تھے۔ جبکہ پہلے مقرر جماعت اسلامی تلہ گنگ کے رکن مولانا آزاد صاحب تھے۔ مولانا آزاد نے تحفظ ختم نبوت کے لئے علامہ انور شاہ کاشمیریؒ، حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور دیگر اکابر ملت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے اس عزم کا اظہار کیا کہ تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کی خاطر اب بھی اکابر کے ایک حکم پر ہماری جانیں حاضر ہیں۔ جمعیت علماء اسلام کے رہنما، مولانا مفتی الطاف الرحمٰن (مہتمم مدرسہ قاسم العلوم اکوال) نے اہل علاقہ سے قادیانیوں کے معاشرتی بائیکاٹ کی اپیل کی۔ قاری محمد ادریس نے یقین دلایا کہ یہ علاقہ اب منکرین ختم نبوت پر تنگ کر دیا جائے گا۔ حافظ محمد اکرم احرار کی نعت کے بعد مجلس احرار اسلام کے مرکزی مبلغ مولانا محمد مغیرہ صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ ہم یہاں قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کے لئے آئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ دوبارہ اسلام کے دامن میں آ جائیں اور دوزخ کے ہمیشہ کے عذاب سے بچ کر اسلام کے حلقہ رحمت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وابستہ ہو جائیں۔ مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ وہ غلام رسول قادیانی اور اس کے دیگر متعلقین سے ہر مقام پر یہاں تک کہ قادیانیوں کے دار الضیافت (چناب نگر) میں بھی بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مولانا محمد مغیرہ نے آنجہانی مرزا قادیانی کی کتابوں سے حوالہ جات پیش کئے کہ کس طرح مرزا قادیانی نے نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ زنی کر کے اپنی جعلی نبوت کا ڈھونگ رچایا۔ اور امت مسلمہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے کی برطانوی سازش میں معاونت کی۔ انہوں نے کہا کہ احرار منکرین ختم نبوت کا ہر محاذ پر سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہم جان پر کھیل کر بھی ختم نبوت کا تحفظ کریں گے۔ مولانا قاری نور محمد صاحب کی دعا کے بعد رات بارہ بجے کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی۔ دڑوٹ میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں جاں نثاران ختم نبوت کا یہ پہلا پڑاؤ تھا اور اب ان شاء اللہ یہ کارواں اپنی منزل پر پہنچ کر ہی دم لے گا۔